قرب الٰہیٰ کے دو راستے ۔ اور " قرب بالفرائض " کی فضیلت

المرسل: عبد الماجد، لیکچرار گورنمنٹ کالج مانسہرہ ۔

مولانا منظور احمد نعمانیؒ کی ایک چشم کشا تحریر " قرب الٰہیٰ کے دو راستے " سے ایک اقتباس

اہل ایمان کیلئے تقرب الی اللہ اور دینی وروحانی ترقی کے دو طریقے اور دو راستے ہیں ۔ ایک طریقہ تو یہ ہے کہ آدمی اپنی ہی اصلاح وترقی اور اپنے ہی نفس کے تزکیہ وجلیہ میں زیادہ سے زیادہ ساعی رہے ۔ جس کی صورت یہ ہے کہ فرائض وواجبات کی ادائیگی اور معصیات ومکروہات سے اپنے نفس کی حفاظت کا بیش از بیش اہتمام کرتے ہوئے جس قدر بھی ممکن ہو نفلی عبادات وقربات روزہ و نماز اور ذکر وفکر وغیرہ میں زیادہ سے زیادہ مشغول رہے ۔ بعض ائمہ محققین کی اصلاح کے مطابق اس طریقہ کو " قرب بالدوافل " کہا جاسکتا ہے ۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ فرائض وواجبات میں گنجائش کے مطابق نفلی عبادات وقربات اور ذکروفکر میں بھی خاص اشغال رکھتے ہوئے اپنا زیادہ وقت اخلاص نیت کے ساتھ (یعنی محض رضاء الہیٰ اور اجراخروی کو مطمع نظر بناکر) دوسرے بندگان خدا کی اصلاح وہدایت ، تعلیم و تربیت اور تبلیغ ونصیحت جیسے کاموں میں اور اعلاء کلمۃ الحق واحیاء شریعت کی کوششوں میں صرف کیا جائے ۔ اس طریقہ کو " قرب بالفرائض " سے تعبیر کیا جاسکتا ہے اور اگرچہ اسلام کے قرون اولیٰ میں سالکین راہ رضا اور طالبین قرب مولیٰ کےلئے یہی عام شاہراہ تھی، لیکن بعد کے زمانوں میں کچھ خاص اسباب کی وجہ سے اس راہ پر چلنے والوں کی کثرت نہیں رہی بلکہ معاملہ معکوس ہوگیا۔

" ..... " قرب بالفرائض " کا یہ راستہ انبیاء علیہم السلام اور ان کے خواص اصحاب وحوارین کا راستہ ہے ۔ اور اس کے مشاغل (تعلیم وتعلم ، دعوت وتبلیغ ، اصلاح وارشاد اور اقامت دین واحیاء شریعت کی کوشش وغیرہ) ان حضرات کے خاص مشاغل ہیں ۔ پس اس طریق کو اختیار کرنے والے اور ان کاموں کو سنبھالنے والے بلاشبہ تمام حضرات انبیاء علیہم السلام کے اور خصوصاً حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے دینی خلفاء ہیں ۔ اگرچہ سیاسی نظام اور سیاسی طاقت والی خلافت ظاہرہ ان کے پاس نہیں ہے ۔ لیکن اصل امانت نبوی کی حفاظت اور تبلیغ ودعوت اور ماننے والوں کی تعلیم وتربیت اور اصلاح وارشاد کا کام بھی بلاشبہ ایک طرح کی خلافت نبوت ہی ہے بلکہ یہ کہا جائے تو بے جانہ ہوگا کہ مقصدی اہمیت اسکو زیادہ حاصل ہے اور بروجہ احسن اور وسیع پیمانہ پر انہی مقاصد کی تکمیل کےلئے " خلافت ظاہرہ " مقصود ہوتی ہے ۔ نیز یہ بھی حقیقت ہے کہ یہی غیر سیاسی خلافت (حضرت شاہ ولی اللہ کی اصطلاح کے مطابق خلافت باطنہ) اگر ایک مرکز اور نظام کے ساتھ ہو تو " خلافت ظاہرہ " تک بھی پہنچا دیتی ہے ۔ " استخلاف فی الارض " اور " تمکین دینی " کا انعام فرائض اور انہی خدمات کی انجام دہی پر مرتب ہوتا ہے ۔ یہی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور یہی اسکی سنت ازلیہ ہے بلکہ یہ دعویٰ بھی کیا جاسکتا ہے کہ " خلافت نبوت " کے قیام کا صحیح راستہ صرف یہی ہے اور اس طریقہ اور اس ترتیب کو چھوڑ کر دوسرے طریقوں پر جدوجہد کرنے اگرچہ " اپنی حکومت قائم کی جاسکتی ہے لیکن خلافت نبوت قائم نہیں ہوسکتی ..... "